

حصول تقویٰ کی دعا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کرتے تھے۔

اے میرے رب مجھے اپنا شکر گزار اپنا ذکر کرنے والا اپنے سے ڈرنے والا اور اپنا کامل اطاعت گزار اور اپنے حضور عاجزی کرنے والا بنا دے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی حدیث نمبر 3474)

FD-10

ٹیکسٹ نمبر 047-6213029

روزنامہ

الفصل

Web: <http://www.alfazl.org>
Email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالمسیح خان

ہفتہ 15 نومبر 2008ء 16 ذیقعد 1429 ہجری 15 نومبر 1387 58-93 نمبر 262

فروع علم ہماری قومی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ عید الفطر فرمودہ 13 اکتوبر 2007ء میں فرمایا کہ: اگر طلباء اور ان کے والدین بچوں کے امتحان میں پاس ہونے پر کچھ شکرانے کے طور پر اس مد (طلباء کی امداد) میں دیں تو کئی غریب ضرورت مندوں کا بھلا ہو سکتا ہے۔ یہ احساس بچوں کے اندر پیدا کرنا چاہئے کہ غریبوں کی ضرورتیں پوری کریں۔

(خلفاء احمدیت کی تحریکات صفحہ 517)
احمدی طلباء کی امداد کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں شعبہ ”امداد طلبہ“ قائم ہے اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء کی ٹیوشن فیس، یونیفارم، درسی کتب، کاپیاں، کمپیوٹر فیس اور مقابلہ جات کی اشاعت میں حسب گنجائش مالی معاونت کی جاتی ہے۔ پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات کی شرح اس طرح سے ہے۔

حکومتی ادارہ جات

پرائمری ریجنلری: 15 صد تا 2 ہزار روپے

کالج لیول: تین ہزار تا 7 ہزار روپے

ایم ایس سی ویٹھور ادارہ جات:-

30 ہزار تا 50 ہزار روپے

پرائیویٹ ادارہ جات

پرائمری ریجنلری: 6 ہزار تا 8 ہزار روپے

کالج لیول: 12 ہزار تا 20 ہزار روپے

ایم ایس سی ویٹھور ادارہ جات:-

1 لاکھ تا 3 لاکھ روپے

شعبہ امداد طلبہ کی مساعی

1- گزشتہ پانچ سالوں میں 3 ہزار 134 ذہین طلبہ کی تعلیمی ضروریات پوری کرنے کی توفیق ملی۔ 2- داخلہ جات کی تعداد جو یکمشت ادا کی جاتی رہی ہیں وہ 656 سالانہ ہے۔ 3- یونیفارم کتب اور بیگ وغیرہ جو لے کر دیئے گئے ان کی تعداد 825 سالانہ ہے۔

آپ اس کار خیر میں حصہ لینے کیلئے اپنے عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا نگرانہ صدر انجمن احمدیہ کی امداد طلبہ میں جمعوا سکتے ہیں۔

فون: 047-6212473

Cell: 0332-7079462, 0321-7707403

Email: ntaleem@gmail.com

(نظارت تعلیم)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تقویٰ اللہ ہر ایک عمل کی جڑ ہے جو اس سے خالی ہے وہ فاسق ہے۔ تقویٰ سے زینت اعمال پیدا ہوتی ہے اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب ملتا ہے اور اسی کے ذریعہ وہ اللہ تعالیٰ کا ولی بن جاتا ہے۔ (-)

کامل طور پر جب تقویٰ کوئی مرحلہ باقی نہ رہے تو پھر یہ اولیاء اللہ میں داخل ہو جاتا ہے اور تقویٰ حقیقت میں اپنے کامل درجہ پر ایک موت ہے کیونکہ جب نفس کی سارے پہلوؤں سے مخالفت کرے گا تو نفس مر جاوے گا۔ اسی لئے کہا گیا کہ موت تو انفس تو سن گھوڑے کی طرح ہوتا ہے اور جولنت تہتل اور انقطاع میں ہوتی ہے اس سے بالکل نا آشنا ہوتا ہے۔ جب اس پر موت آ جاوے گی تو چونکہ خلاصہ حال ہے اس دوسری لذات جو تہتل اور انقطاع میں ہوتی ہیں شروع ہو جائیں گی۔ یہی وہ بات ہے جس کی ہماری ساری جماعت کو ہر وقت مشق کرنی چاہئے۔ جیسے بچے جب تختیوں پر بار بار لکھتے ہیں تو آخر خوش نویس ہو جاتے ہیں۔

مجاہدہ سے مراد یہی مشق ہے کہ ایک طرف دعا کرتا رہے دوسری کامل تدبیر کرے۔ آخر اللہ تعالیٰ کا فضل آ جاتا ہے اور نفس کا جوش و خروش دب جاتا اور ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور ایسی حالت ہو جاتی ہے جیسے آگ پر پانی ڈال دیا جاوے۔ بہت سے انسان ہیں جو نفس امارہ ہی میں مبتلا ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم ص 570)

یاد رکھو کہ کوئی پاک نہیں ہو سکتا جب تک خدا سے پاک نہ کرے جب تک اتنی دعا نہ کرے کہ مر جاوے تب تک سچی تقویٰ حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہئے۔ اب سوال ہو سکتا ہے کہ اسے کیسے طلب کرنا چاہئے تو اس کے لئے تدبیر سے کام لینا ضروری ہے جیسے ایک کھڑی سے اگر بد بو آتی ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ یا اس کھڑی کو بند کرے یا بد بو دار شے کو اٹھا کر پھینک دے۔ پس کوئی اگر تقویٰ چاہتا ہے اور اس کے لئے تدبیر سے کام نہیں لیتا تو وہ بھی گستاخ ہے کہ خدا کے عطا کردہ قوی کو بیکار چھوڑتا ہے۔ ہر ایک عطاء الہی کو اپنے محل پر صرف کرنا اس کا نام تدبیر ہے جو ہر ایک (-) کا فرض ہے۔ ہاں جو زنی تدبیر پر بھروسہ کرتا ہے وہ بھی مشرک ہے اور اسی بلا میں مبتلا ہو جاتا جس میں یورپ ہے تدبیر اور دعا دونوں کا پورا حق ادا کرنا چاہئے تدبیر کر کے سوچے اور غور کرے کہ میں کیا شے ہوں۔ فضل ہمیشہ خدا کی طرف آتا ہے۔ ہزار تدبیر و ہرگز کام نہ آوے گی جب تک آنسو نہ بہیں۔ سانپ کی زہر کی طرح انسان میں زہر ہے اس کا تریاق دعا ہے جس کے ذریعہ سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔ جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا۔ ایک دن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا۔ ہر روز دیکھنا چاہئے کہ جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں۔ نماز کی ظاہری صورت پر اکتفا کرنا نادانی ہے۔ اکثر لوگ رسمی نماز ادا کرتے ہیں اور بہت جلدی کرتے ہیں جیسے ایک ناوا جب ٹیکس لگا ہوا ہے۔ جلدی گلے سے اتر جاوے۔ بعض لوگ نماز تو جلدی پڑھ لیتے ہیں لیکن اس کے بعد دعا اس قدر لمبی مانگتے ہیں کہ نماز کے وقت سے دگنا تگنا وقت لے لیتے ہیں حالانکہ نماز تو خود دعا ہے جس کو یہ نصیب نہیں ہے کہ نماز میں دعا کرے اس کی نماز ہی نہیں۔ چاہئے کہ اپنی نماز کو دعا سے مشل کھانے اور سرد پانی کے لذیذ اور مزیدار کر لو اور ایسا نہ ہو کہ اس پر وہیل ہو

(ملفوظات جلد سوم ص 591)

خلافت احمدیہ صد سالہ جو بلی علمی ریلی 2008ء

مجلس انصار اللہ پاکستان

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر اہتمام خلافت احمدیہ صد سالہ جو بلی علمی ریلی مورخہ 7 تا 9 نومبر 2008ء کو ایوان ناصر میں منعقد ہوئی۔ جس میں پاکستان کے تمام 12 علاقہ جات کے 47 اضلاع کی 247 مجالس کے 535 انصار نے شرکت کی اور جوش و خروش سے مقابلہ جات میں حصہ لیا۔

اس خلافت احمدیہ جو بلی علمی ریلی کا افتتاح مورخہ 7 نومبر کو سہ پہر سوا چار بجے محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے کیا۔ پہلے روز مقابلہ تلاوت قرآن کریم منعقد ہوا جس میں 67 انصار نے حصہ لیا اور قرآن کریم کی سورۃ نور آیات 55 تا 57 کی خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کی۔ مطالعہ کتب کے تحریری امتحان میں 182 اراکین نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ کے دو معیار تھے۔ عہد یداران انصار، قائدین علاقہ، قائدین ضلع اور علماء اعلیٰ کے مابین علیحدہ مقابلہ تھا۔ جبکہ دوسرے معیار میں جملہ اراکین انصار اللہ شامل تھے۔ 50 سوالات پر مشتمل پرچہ تیار کیا گیا جس کے مختصر جوابات، سوالات کے سامنے ہی درج کرنا تھے۔ اس امتحان میں انصاری شمولیت خوشگن رہی۔

دوسرے روز نماز فجر کی ادائیگی اور درس کے بعد ساڑھے چھ بجے مقابلہ تلاوت معیار خاص منعقد ہوا جس میں 8 قاری اور حفاظ کرام نے شرکت کی۔ بعدہ حفظ قرآن منعقد ہوا جس کے نصاب میں پارہ 29 مکمل شامل تھا جس میں 12 اراکین نے حصہ لیا۔ مقابلہ نظم میں 66 اراکین نے حصہ لیا اور خلافت احمدیہ کے بارے میں مقرر کردہ نظموں کو خوش الحانی اور عقیدت سے پیش کیا۔ بیت بازی میں 11 اضلاع کی ٹیموں نے شرکت کی۔ ان ٹیموں کا شوق دیدنی تھا اور ٹیمیں بھرپور تیاری کے ساتھ آئی تھیں۔ مقررہ وقت میں مقابلہ ختم نہ ہو سکا اور زائد وقت دے کر اس کا فیصلہ کیا گیا اور ٹیموں نے درٹین، کلام محمود، کلام طاہر، درعدن، بخار دل اور خلافت احمدیہ کے بارے میں احمدی شعراء کا کلام خوب پیش کیا۔ مقابلہ تقریر معیار خاص بین الحلقہ تھا جس میں ہر علاقہ سے ایک نمائندہ نے 8 تا 10 منٹ خلافت احمدیہ کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ یہ مقابلہ اس سال شروع کیا گیا ہے۔ قبل ازیں یہ مقابلہ بین الاضلاع تھا۔

نماز ظہر و عصر اور طعام کے بعد 3 بجے سہ پہر مقابلہ دینی معلومات بین الاضلاع منعقد ہوا جس میں 14 اضلاع کی ٹیموں نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں دینی معلومات کا مقابلہ انفرادی سطح پر بھی منعقد ہوا جس میں 36 اراکین نے حصہ لیا۔ نماز مغرب و عشاء اور طعام

کے بعد ایک خصوصی نشست بسلسلہ خلافت احمدیہ جو بلی، برکات خلافت، کچھ یادیں، کچھ باتیں کے عنوان سے منعقد ہوئی۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے خلافت احمدیہ کے مظاہر کی حسین یادوں کا تذکرہ کیا۔ یہ مجلس اڑھائی گھنٹے تک جاری رہی۔ سامعین نے بڑی دلچسپی سے ہر بات کو سنا اور خلافت احمدیہ سے بے پناہ محبت و عقیدت سے ان کی آنکھیں پُر دم اور دل گداز تھے۔

اس مجلس سے استفادہ کے لئے خواتین کے لئے الگ محدود انتظام کیا گیا تھا۔ اس کا اختتام دعا سے ہوا جو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے کروائی۔

تیسرے روز صبح نو بجے مقابلہ تقریری البدیہ منعقد ہوا جس میں 44 اراکین نے حصہ لیا۔ علمی ریلی کے پروگراموں میں یہ پروگرام بہت دلچسپ تھا۔ پاکستان کے چاروں صوبوں سے اراکین نے ریلی میں شرکت کی۔ انہوں نے پروگراموں میں بروقت، بہت محبت، عقیدت اور جذبہ شوق کے ساتھ شمولیت کی۔ مقابلہ جات کے دوران یہ ہال ہر وقت بھرا ہوا اور کلوز سرکٹ کے ذریعے نیچے کے ہال میں آڈیو وڈیو کا انتظام کیا گیا۔

خلافت جو بلی علمی ریلی کی اختتامی تقریب مورخہ 9 نومبر 2008ء کو تقریباً ایک بجے بعد دوپہر ایوان ناصر میں منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ تلاوت قرآن کریم سے تقریب کا آغاز ہوا۔ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے انصار سے عہد لیا۔ نظم کے بعد محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب منتظم اعلیٰ علمی ریلی و نائب صدر و قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان نے رپورٹ پیش کی، جس میں انہوں نے خلافت جو بلی ریلی کا تفصیلی تعارف کرایا اور اس میں ہونے والے مقابلہ جات کے بارے میں حاضرین کو سیر حاصل معلومات فراہم کیں۔

انہوں نے بتایا کہ انتظامیہ علمی ریلی نے مقدور بھر کوشش کی کہ انتظامات احسن طریق پر سرانجام پادیں اور مہمانوں کی ضروریات اور آرام کا خیال رکھا جائے۔ ریلی کے دوران خدمت کرنے والے انصار، خدام اور اطفال کو ہمہ وقت مستعد پایا، اللہ تعالیٰ ان کی خدمت کو قبول فرمائے۔ انہوں نے کہا کہ خاکسار اراکین مجلس عاملہ پاکستان، ریلی کے منتظمین، نائبین،

پندرہ روزہ المصلح کراچی کا خلافت احمدیہ نمبر

ایڈیٹر: جمیل احمد بٹ صاحب

صفحات: 264

شمارہ: یکم 16 اگست 2008ء

آرٹ پیپر پر چھاپی گئی ہیں۔ دیگر مضامین میں چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔ الہی وعدہ خلافت، شرائط بیعت، حضرت مسیح موعود اور خلافت، خلافت کا با برکت نظام، خلافت کی اہمیت اور ضرورت، خلافت کے معنی، ضرورت اور اقسام، نظام خلافت کے استحکام کی جدوجہد، خلیفہ کا مقام اور اس کی اہمیت، تائیدات الہی کے نظارے اور خلفائے احمدیت کی تحریکات۔ ان کے علاوہ خلافت کی شان میں خوبصورت نظموں کا انتخاب بھی شامل ہے۔ ادارہ میں نعمت خلافت کے عنوان سے مدیر قفطرازی ہیں۔

آج کوئی احمدی ایسا نہیں جو خلافت سے محبت کو اپنے جسم و جان کا حصہ نہیں پاتا۔ یہ محبت ہرگز رے دن کے ساتھ مضبوط ہوئی ہے۔ ہوش کے عالم میں انہوں نے خود آسمان سے نازل ہونے والی برکتوں کو دیکھا اور محسوس کیا ہے جو خلافت کے ذریعہ سے ان پر اور تمام جماعت پر پیہم نازل ہو رہی ہے۔ تمکنت دین کے نظارے تو گزرتے وقت کے ساتھ تابندگی میں بڑھتے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ادارہ المصلح کی ٹیم کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس تاریخی موقع پر ایک عمدہ تحفہ احمدیوں کے ہاتھوں میں تمھاریا ہے۔ (ایف ٹیس)

خلافت احمدیہ صد سالہ جو بلی کے موقع پر پاکستان اور بیرون پاکستان میں کم و بیش ہر احمدی اخبار اور رسالے نے اپنی اپنی بساط کے مطابق اور خلافت سلسلہ سے وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے خلافت احمدیہ نمبر شائع کئے ہیں جو جماعتی علم کلام، لٹریچر اور تاریخ میں بیش قیمت اضافہ ہیں۔ ان میں ایسے خزانے پوشیدہ ہیں جو گزشتہ 100 سال میں لٹائے جاتے رہے ہیں اور جماعت ان سے اپنے اپنے انداز میں ان سے فیض حاصل کرتی رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کراچی کے نمائندہ رسالہ پندرہ روزہ المصلح نے ضخیم خلافت نمبر شائع کیا ہے۔ جس میں رنگین تصاویر کے ساتھ اچھے کاغذ پر عمدہ انداز میں طباعت کی گئی ہے۔ مضامین اور ان کے لکھنے والوں کا چناؤ بھی خوب ہے۔ ٹائٹل پر خلافت جو بلی کا لوگو (Logo) آویزاں کر کے خوبصورتی پیدا کی گئی ہے۔

اداریہ اور اظہار تشکر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ کا پیغام شامل اشاعت ہے، خلفاء سلسلہ کی 34 صفحات پر مشتمل رنگین تصاویر

معاونین، ناظمین علاقہ، ناظمین اضلاع، زعماء اعلیٰ اور دیگر جماعتی ادارہ جات کا از حد ممنون ہے۔ جنہوں نے ریلی کے کامیاب انعقاد اور مہمانوں کی خدمت کرنے میں ہماری معاونت کی، خدا تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے۔ ہر مقابلے میں اول آنے والے ناصر کو انعام اور سندر کے ساتھ مینارۃ المسیح کا ماڈل اور دوم آنے والے ناصر کو انعام اور سندر کے ساتھ ستارہ احمدیت کا ماڈل بھی دیا گیا۔

مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر انتظام خلافت احمدیہ صد سالہ جو بلی مقابلہ مقالہ نویسی منعقد کیا گیا تھا جس میں پاکستان بھر سے انصار، خدام، اطفال، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل 518 مقالہ جات موصول ہوئے تھے جماعت احمدیہ پاکستان کی مجلس شوریٰ 2008ء کے موقع پر پانچوں تنظیموں میں اول، دوم اور سوم پوزیشنز حاصل کرنے والے اراکین میں انعامات تقسیم کئے گئے تھے۔ مقالہ نویسی مابین انصار میں اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والے اور بلحاظ شرکت حسن کارکردگی ضلع اور زعامت علیا کو اس موقع پر انعامات دیئے گئے۔ خلافت جو بلی علمی ریلی کے بہترین ناصر مکرم جمیل احمد

بٹ صاحب کلفٹن کراچی، بہترین زعامت علیا مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ اور بہترین ضلع لاہور قرار پایا۔ بہترین ضلع کی رنگ ٹرائی خلافت احمدیہ جو بلی کے موقع پر ضلع کو مستقل طور پر دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ تقسیم انعامات کے بعد مہمان خصوصی نے پاکستان بھر سے تشریف لانے والے انصار کو قیمتی نصائح فرمائیں۔ انہوں نے کہا کہ انصار کو خلافت جو بلی کے موقع پر شائع ہونے والا جملہ لٹریچر مطالعہ کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے تاکہ خلافت سے متعلق ہر پہلو ان کے سامنے ہو۔ بعدہ مہمان خصوصی نے دعا کرائی اور یہ تقریب اور ریلی اختتام پذیر ہوئی۔ نماز ظہر و عصر کے بعد مہمانان و شرکاء کی خدمت میں ظہرانہ دیا گیا۔ (رپورٹ: ایف ٹیس)

ہر لحظہ غنیمت ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

ہر لحظہ کو غنیمت سمجھ کر اور یقین کر کے کہ شاید ابھی موت آ جاوے مرنے کے واسطے تیار رہنا چاہئے۔ جب اس تیاری کی فکر دامنگیر رہے گی تو اس کا اثر یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان اپنے تعلقات کو بڑھائے گا اور اس دوسرے جہان میں آرام پانے کا خیال کرے گا۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 394)

واقفین عارضی کی مساعی اور تاثرات

مرسلہ: قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی مجلس انصار اللہ پاکستان

محترمہ اختر النساء صاحبہ کوئٹہ سے تحریر کرتی ہیں:-

”حضور کی دعاؤں کے طفیل مجھے توفیق مل رہی ہے کہ میں وقف عارضی کے دو ہفتے گزار کر تیسرے ہفتے میں ہوں۔ پانچ لڑکیاں اور دو عورتیں قرآن پاک پڑھ رہی ہیں اور نماز با ترجمہ سیکھ رہی ہیں ایک چھوٹا لڑکا قرآن پاک ناظرہ سنا رہا ہے۔“

محترمہ خالدہ پروین صاحبہ لکھتی ہیں:-

”حضور! ایام وقف میں ایک عجیب سا ہیما نہ اور مستعد زندگی گزارنے کی توفیق ملی۔ علی الصبح نماز کے بعد جلد جلد اپنے گھر کیلوا موم سے فراغت کے بعد درس کی تیاری کرنی ہوتی تھی اور اپنے بچوں کو بھی سمجھتی اور خود بھی مستورات کو اکٹھا کرنے کے لئے گھر گھر چل پڑتی تھی پھر نمازوں کی بروقت اور باقاعدہ ادائیگی کی بھی توفیق ملتی رہی۔ دعاؤں میں بھی خاص لطف آتا تھا۔ ایام وقف کی برکات اور لذت کچھ عجیب سی ہے دل چاہتا ہے کہ سال میں دوسری بار بھی موقع ملے انشاء اللہ جلد ہی دوبارہ وقف کی درخواست کروں گی۔“

محترمہ حکیم غلام رسول صاحب معلم وقف جدید لکھتے ہیں:-

”میرے آقا! آپ کی تحریک وقف عارضی خدائی تحریک ہے جو دین و دنیا کی برکت کا موجب ہے۔ گزشتہ دنوں خاکسار کی اہلیہ اور میرے لڑکے ماسٹر محمد شریف کی بیوی بیمار ہو گئیں خاکسار بڑا پریشان تھا کہ کسی ہسپتال میں داخل کراؤں کیونکہ ایسی مریضہ کا کسی دوسری جگہ لے جانا از حد مشکل ہے اللہ تعالیٰ نے تحریک وقف عارضی کی برکت سے نبی سامان کر دیا اور محترمہ ڈاکٹر مبارک احمد صاحب ایم بی بی ایس چک نمبر 65 تحصیل خانپور ضلع رجم یار خاں میں وقف عارضی کے سلسلہ میں تشریف لائے تو خاکسار نے ڈاکٹر صاحب سے عرض کی تو انہوں نے کمال ہمدردی سے، 7 میل کا فاصلہ طے کر کے مریضوں کو خود آ کر دیکھا اور علاج میں ہر طرح سہولت بہم پہنچائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ خلیل احمد صاحب تانڈا لیا نوالہ سے لکھتے ہیں:-

”میرا کاروبار اس قسم کا ہے کہ ایک دن بھی گھر سے نکلنا مشکل تھا کیونکہ چک نمبر 121 ج۔ب میں میری پریکٹس ہے اور لاکپور پکھری بازار میں میری دکان ہے جو کہ صرف اکیلا میں چلا رہا ہوں۔ خدا تعالیٰ کا یہ مجھ پر ایک بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس قدر مصروفیت کے باوجود مجھے وقف عارضی میں شمولیت کی توفیق مل گئی۔“

محترمہ ڈاکٹر محمد خاں صاحب چک نمبر 74 رجم یار خاں تحریر کرتے ہیں:-

”خاکسار جب گھر سے چلا تھا میرے دھان وغیرہ بچے ہوئے تھے اور بھی کئی کا شکاری کے کام یعنی توریا برسم وغیرہ کی کاشت ان دنوں میں ہوتی ہے سب کو حوالہ خدا کر کے یہاں آ گیا۔ پیارے آقا یہاں آ کر جو روحانی کیف اور سرور حاصل ہو رہا ہے وہ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر عرض کر رہا ہوں کہ مجھے زندگی بھر حاصل نہ ہوا تھا۔“

محترمہ محمد اسلم صاحبہ لکھتے ہیں:-

”حضور نے وقف عارضی کی تحریک جاری فرما کر جماعت پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ ہم نے ان ایام سے بہت فائدہ اٹھایا۔ دعاؤں کا موقع ملا۔ احمدی بھائیوں سے واقفیت ہوئی۔ ایک دوسرے کے لئے محبت اور ہمدردی بڑھی چنانچہ جب ہم واپس روانہ ہونے لگے تو تمام دوستوں نے بڑے خلوص اور محبت سے ہمیں رخصت کیا یہ ایک عجیب نظارہ تھا دل میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو رہی تھی ان لوگوں کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے اور ہماری آنکھیں بھی نمناک تھیں میں یہ سوچ رہا تھا کہ واقعی یہ الہی تحریک بڑے گہرے مقاصد اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ انفرادی اور جماعتی تربیت کے علاوہ احمدی بھائیوں میں محبت اور ہمدردی بھی بڑھ رہی ہے۔“

محترمہ قریشی طاہرہ صاحبہ لکھتے ہیں:-

”خاکسار کی رہائش کے لئے بیت الذکر سے ملحق کمرے میں انتظام ہے۔ خاکسار اپنا کھانا تینوں وقت خود ہی تیار کرتا ہے۔ جس سے ایک تو خرچ کم ہوا دوسرے کھانا بھی اچھا رہا اور کسی احمدی دوست کو بھی پکانے کی تکلیف نہیں ہوئی۔“

اس سے قبل خاکسار کبھی بھی اتنی دیر کے لئے گھر سے باہر نہیں رہا اور نہ ہی عادت ہے۔ مگر یہاں آ کر دل کو کچھ اس قسم کا سکون اور تسلی ہے کہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ گھر سے باہر آیا ہوا ہوں۔ سارا دن مصروفیت میں ہی گزار جاتا ہے اگر بچوں کو پڑھانے سے وقت ملتا ہے تو کھانا پکانے میں مصروف ہو جاتا ہوں۔ غرض کہ اللہ تعالیٰ کا بہت بہت فضل ہے۔“

محترمہ شریف صاحبہ کروڑی سے لکھتے ہیں:-

”اس سارے عرصہ میں تمام قسم کا کھانا خود اپنے ہاتھوں سے تیار کیا گیا مقامی جماعت کے بہت زیادہ اصرار کے باوجود بھی خود تیار کیا۔ جس میں ایک خاص قسم کا سکون اور راحت محسوس ہوتی تھی۔ برتن وغیرہ بھی خود گھر سے لے کر گئے تھے بہر حال یہ عرصہ ایک نہایت اعلیٰ قسم کی روحانیت میں ترقی کا عرصہ ہے۔“

انسان کو اپنی تمام قسم کی مصروفیت سے علیحدہ ہو کر اپنے خدا کو راضی کرنے کا بہترین طریقہ حضور نے بتایا ہے۔ جس کے نتائج خدا کے فضل سے بہت اچھے نظر آ رہے ہیں۔“

محترمہ چوہدری غلام یاسین صاحب سابق مربی امریکہ تحریر کرتے ہیں:-

”حضرت خلیفۃ المسیح الثالثی الصلح الموعد نے ایک دفعہ یہ ہدایت فرمائی تھی کہ ”جہاں کہیں فتنہ ہو ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہاں جا کر دوسروں کو سمجھائیں اور اس کو دور کریں۔ اس کے لئے اپنی عقلوں اور علموں پر بھروسہ نہ کریں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی توفیق اور فضل کو مقدم کریں اور اس کے لئے کثرت سے دعائیں کریں۔ اپنے اپنے علاقوں میں پھر کر کوشش کرو اور حالات ضروری کی مجھے اطلاع دیتے رہو۔“

(تقریر 12 اپریل 1914ء)

تحریک وقف عارضی اس ہدایت پر عمل کا بہت ذریعہ ہے کہ اس پر عمل کسی منظم ذریعہ سے ہی ہو سکتا تھا اور ہم اللہ تعالیٰ کے خاص طور پر شکر گزار ہیں کہ اس نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے اس نہایت مفید تحریک کو جاری کروا کر ہماری فلاح کا موقعہ میسر فرمایا۔“

(افضل 19 نومبر 1968ء)

محترمہ چوہدری مسعود احمد صاحب خورشید کراچی مع اپنی اہلیہ صاحبہ وقف عارضی پر دو ہفتے کے لئے بئیر آباد سٹیٹ گئے تھے وہ اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:-

”حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی جاری کردہ بابرکت تحریک وقف عارضی کا جہاں انسان کی ذات کو فائدہ پہنچتا ہے وہاں احباب جماعت کی تربیت بھی ہوتی ہے اور کئی لوگ جو نمازوں میں سست ہوتے ہیں چست ہو جاتے ہیں۔ قرآن کریم کی طرف لوگوں کو توجہ ہوتی ہے۔ جماعتی کاموں میں دلچسپی بڑھتی ہے۔ بعض غیر از جماعت دوست ان مجالس میں شریک ہو کر جماعت کے متعلق اپنے نظریے بدل لیتے ہیں اور کم از کم جماعت کے مداح ضرور بن جاتے ہیں وہ غلط خیالات جو جماعت کے متعلق ان کے دل میں ہوتے ہیں وہ دور ہو جاتے ہیں جماعت کے لوگوں میں الفت و اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ اور اس کے برگزیدہ رسول ﷺ نیز حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کرام سے لگاؤ اور محبت بڑھتی ہے اور مومنین خدا کی محبت میں سرشار ہو کر اپنا تن من دھن اس کے دین کے لئے قربان کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور اس طرح انسان اس نور سے حصہ پاتا ہے جس کا خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے وعدہ فرمایا ہے سب بھائیوں کو اس بابرکت تحریک میں شامل ہو کر اس نور کے حصول کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔“

محترمہ پروفیسر مبشر احمد صاحب پشاور لکھتے ہیں:-

”خاکسار کے لئے وقف عارضی کا یہ پہلا تجربہ تھا جس میں ایک خاص مقصد خاکسار کی ذاتی اصلاح و

تربیت بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا احسان ہے۔ کہ اس لحاظ سے بھی کامیابی نصیب ہوئی۔ دعاؤں کا بہت موقع ملا۔ جس میں تمام احباب جماعت احمدیہ اور خصوصاً اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے حضور بہت دعا کی اور اپنی ذاتی کمزوریوں اور گناہ سے نجات کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے لئے اور اپنے تمام عزیز واقارب کے لئے بھی اللہ پاک کے حضور دعاؤں کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ وقف عارضی کی بابرکت تحریک کو ہر رنگ سے کامیاب چلائے اور اس سے تمام بنی نوع انسان کی خوشحالی اور نجات کی راہ بنائے۔ آمین

محترمہ حفیظ الرحمن صاحب فاروقی آف کراچی لکھتے ہیں:-

”میں کراچی کی مصروف زندگی کو چھوڑ کر جب وقف عارضی کے سلسلہ میں یہاں آیا تو مجھے عجیب قسم کا روحانی سکون ملا۔ نماز باجماعت میں وہ لذت وہ احباب جمع ہونا۔ وہ بچوں کو تعلیم قرآن سے روشناس کرانا اور پھر صبح کی نماز میں روحانی غذا کا ملنا اور تہجد کی نماز کا لطف یہ سب چیزیں ایک عجیب روح کو تسکین پیدا کرنے والا ایسا سا پیش کرتی ہیں جو ہر احمدی کی زندگی میں اجتماعی طور پر کبھی کبھی میسر آتا ہے۔“

میں سمجھتا ہوں ہر احمدی کو اس روحانی تسکین سے محظوظ ہونا چاہئے سال میں کم از کم ایک مرتبہ خواہ وہ تاجر ہو صنعت کار ہو۔ ڈاکٹر ہو یا دستکار۔ یہ سکون شہر کی گہما گہمی میں کبھی کبھی بھی میسر نہیں آ سکتا۔

اس کے علاوہ آپس میں اخلاص اور محبت پیدا ہوتی ہے۔ ایک احمدی بھائی جب دوسرے سے اس جذبہ سے ملتا ہے کہ وہ پندرہ دن یا ایک ماہ کے لئے دنیاوی مصروفیتوں کو بالائے طاق رکھ کر اپنے خدا کو خوش کرنے کے لئے دوسری جگہ آیا ہے۔ دوسروں کی اصلاح کے ساتھ اس کی اپنی بھی اصلاح ہو جاتی ہے اور وہ ایک قسم کا کیف و سرور اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔“

محترمہ مشتاق احمد صاحب وزیر آباد لکھتے ہیں:-

”چونکہ میں اپنا کھانا خود تیار کرتا ہوں تو اکثر غیر از جماعت مجھے دیکھ کر حیران ہوتے رہے اور پوچھتے رہے کہ تمہاری جماعت کھانا بھی نہیں دے سکتی تو میں نے ان کو بتایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کا حکم ہے کہ دوستوں کو تکلیف نہ دو اور اپنے کھانے کا خود انتظام کرو۔ میں اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے خود ہی کھانا تیار کرتا ہوں۔ میری یہ باتیں سن کر جواب ملتا رہا کہ آپ کو ربوہ سے کافی تنخواہ ملتی ہوگی میں نے اس کے جواب میں کہا کہ میں اپنے گھر کا واحد فرد ہونے کے باوجود اپنا تمام دکانداری کا کاروبار بند کر کے اور اپنے ہی خرچ سے یہاں آیا ہوں مجھے کوئی دنیاوی فائدہ یا کام نہیں اکثر پوچھنے والے اس جواب پر بہت متاثر ہوئے۔ بعض نے یہ بھی کہا کہ بھائی تمہاری جماعت کا اتحاد اور ایمان بہت پکا ہے اور ایسا ہی ہونا چاہئے۔“

محترمہ محمد شفیع خاں صاحب نجیب آبادی

کراچی تحریر کرتے ہیں:-

”خاکسار اور مبارک احمد خاکسار کا لڑکا جو وفد میں خاکسار کے ہمراہ تھا باقاعدہ تہجد کے نوافل ادا کرتے رہے اور خوب دعاؤں کا موقع ملا۔ یہ برکت حضور والا کی اس وقف عارضی کی سکیم کی ہے ان ایام میں ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ہم اس مادی دنیا سے کنارہ کش ہو کر کسی خاص روحانی ماحول میں آگئے ہیں۔ نمازوں اور دعاؤں میں وہ لذت اور سرور حاصل ہوتا رہا جو بیان سے باہر ہے۔“

مکرم نصیر احمد صاحب تنویر لکھتے ہیں:-

”جب ہم وہاں کھانا خود تیار کرتے اور خرچ ہر قسم خود کرتے کیونکہ بیت الذکر میں ہی انتظام تھا۔ لوگ دیکھتے اور پوچھتے کہ تم اچھے ان کے مولوی ہو۔ تمہیں یہ روٹی بھی نہیں دیتے تو ہم انہیں جواب دیتے کہ ہمارے آقا کا حکم ہے خود خرچ کر کے جاؤ اور خود ہی جا کر وہاں ہر قسم کا انتظام کرو کسی پر بوجھ نہ بنو تو وہ حیران ہوتے ہیں۔“

مکرم ایم منظور احمد صاحب کھاریاں لکھتے ہیں:-
”ایک برکت جو ہمارے لئے خاص طور پر مفید ثابت ہوئی۔ وہ نماز تہجد کی عادت ہے اس دوران میں نماز تہجد کی ادائیگی کی توفیق ملی جو اب تک قائم ہے۔ گویا ہم اپنے آپ کو اب پہلے سے ظاہری و باطنی ہردو لحاظ سے بدلا ہوا پاتے ہیں۔ پیارے امام ہمام کی جاری فرمودہ تحریک کی کس قدر عظیم الشان برکات ہیں کہ انسان کو بہت ہی مختصر وقت میں ایک نیا جنم دیتی ہے۔ (الفضل 17 نومبر 1968ء)

(بقیہ صفحہ 5)

سے چند ضروری باتیں کرنی تھیں رات کو کروں گا۔ یہ آخری بات تھی جو انہوں نے مجھ سے کی۔

ہمارے پیارے امیر کو اللہ کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور جنت میں اعلیٰ درجات سے نوازے۔ آمین۔

آپ نے کبھی کسی کی دلازاری نہیں کی کبھی کسی کی شکایت نہیں کی ہمیشہ ستاری کے پہلو کو اپنائے رکھا اور آپ بہت صابر اور شاکر انسان تھے۔ 1975ء میں جب مخالفت احمدیت اپنے عروج پر تھی ایک دن کے وقفہ سے آپ کے دو بچے ایک بیٹا اور ایک بیٹی اچانک فوت ہو گئے۔ آپ نے کمال صبر اور حوصلہ کا مظاہرہ کیا اور مخالفین اپنے قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیتے تھے۔ اس وقت اپنے بڑے بھائی سیٹھ محمد اسحق صاحب کی تحریک پر ایک قطعہ اراضی احمدیہ قبرستان کے لئے وقف کی اور وہ بچے سب سے پہلے اس قبرستان کے مکیبن بنے۔ یہ زمین اب شہر کے وسط میں آچکی ہے۔

میں سردست چند یادداشتیں پیش کر سکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کو بھی سلسلہ کی خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے اور ہمیں بھی اللہ توفیق دے کہ ہم بھی سلسلہ کے خادم بنیں۔ آمین

مکرم محمد عبدالماجد صدیقی صاحب

خادم دین باپ اور بیٹا

مکرم ڈاکٹر عبدالرحمن صدیقی اور ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی

میرے تایا زاد بھائی مکرم و محترم ڈاکٹر عبدالرحمن صدیقی صاحب جن کے اکلوتے اور اطاعت گزار صاحبزادے مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔

میرے بھائی مکرم ڈاکٹر عبدالرحمن صدیقی صاحب نے ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ جب میرے بھائی صاحب 1948ء میں پاکستان آئے تو میرے والد محترم نے ان کو پاکستان بھجواتے وقت یہ تاکید نصیحت فرمائی تھی کہ پاکستان پہنچتے ہی سیدھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں حاضر ہونا اور حضور جو نصیحت فرمائیں اس پر عمل کر لینا۔ چنانچہ بھائی صاحب نے اس نصیحت کو اپنے دل سے باندھ لیا اور پاکستان آتے ہی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے حکم دیا کہ آپ میر پور خاص سندھ چلے جائیں اور وہیں رہائش اختیار کریں۔ چنانچہ وہ حضور کے پاس سے سیدھے ہی میر پور خاص چلے گئے۔ چند سال وہ میونسپلٹی میں بطور ڈاکٹر کام کرتے رہے۔

1950ء میں حضور نے بھائی صاحب کی شادی حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کی بڑی صاحبزادی محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ سے کرادی۔ بھائی صاحب نے اپنا ایک کلینک محلہ ڈھولن آباد میر پور خاص میں شروع کیا اور اس کا نام حضور کے نام پر فضل عمر الیکٹرو ایکسرے کلینک رکھا تھا۔

شادی کے بعد بھائی صاحب کے خطوط آتے رہے اس وقت ہم لوگ حیدرآباد دکن میں رہتے تھے اور ہر خط میں والد محترم کو اولاد کے لئے دعا کی درخواست کرتے رہتے تھے۔ سال پر سال گزرتے گئے آخر کار 1962ء کا وہ مبارک سال آیا جب اللہ تعالیٰ نے بزرگوں کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور عزیزم عبدالمنان صدیقی کی ولادت ہوئی اور ہم تمام افراد خاندان کو خوشی کا موقع ملا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ تھی کہ میرے بھائی صاحب بھی اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے اور ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی بھی اپنے والدین کے اکلوتے صاحبزادے تھے۔ بھائی صاحب اور محترمہ بھابھی صاحبہ نے اس بچہ کی پرورش بڑے ہی پیار اور محبت سے کی۔ جب عزیزم عبدالمنان صدیقی نے انٹرنس کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا تو بھائی صاحب نے ان کو ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے سندھ میڈیکل کالج کراچی میں داخل کرایا۔ اس زمانہ میں خاکسار کراچی میں رہائش پذیر تھا۔ بھائی صاحب نے مجھے ہدایت کی کہ اس بچہ کی دیکھ بھال کرتا رہوں۔ جب عزیزم عبدالمنان صدیقی نے ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کر لیا تو بھائی

صاحب نے انہیں اعلیٰ ماہرانہ تعلیم کے لئے امریکہ بھجوا دیا۔ عزیزم نے امریکہ میں دل کے امراض کی تعلیم حاصل کر لی۔ ان کا ارادہ بھی تھا اور ان کے قریبی رشتہ داروں نے بھی یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ امریکہ میں ہی پریکٹس شروع کریں مگر میرے بھائی ڈاکٹر عبدالرحمن صدیقی نے اپنے صاحبزادے کو واپس میر پور خاص آنے کی ہدایت فرمائی کیونکہ ان کی صحت گر رہی تھی اور غالباً اپنی کلینک پر پوری توجہ نہیں دے پا رہے تھے۔ انہیں اس نصیحت کا بھی بڑا پاس تھا جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو فرمائی تھی۔ عزیزم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی واپس میر پور خاص آگئے اور والد محترم کے کلینک کو سنبھال لیا اور اس کو دن بدن بہتر بناتے گئے۔ چونکہ وہ دل کے امراض کے ماہر تھے اس لئے اس کلینک کو ایک معیاری ہسپتال میں تبدیل کر دیا جس میں طبی ضروریات کی ساری سہولتیں اور جدید آلات سے مزین کر دیا میرے بھائی صاحب 1998ء میں انتقال کر گئے۔

اسی دوران انہوں نے جماعتی ذمہ داریاں بھی سنبھال لیں۔ جب تک وہ خدام الاحمدیہ میں تھے وہ قائد ضلع تھے۔ ان کے محترم والد کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی کو امیر جماعت ضلع میر پور خاص مقرر فرمایا۔ آپ اس عہدہ جلیلہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے فائز رہے اور اپنی ذمہ داریوں کو جو جماعتی اور اپنی پیشہ ورانہ تھیں نہایت محنت شاقہ، اخلاص اور لگن کے ساتھ احسن رنگ میں انجام دیتے رہے۔ ان کا وجود جماعت احمدیہ کے لئے اور خدمت خلق کے پہلو سے بہت زیادہ اہمیت کا حامل تھا۔ کیونکہ جس عہدہ طریق پر اپنی ہردواہم ذمہ داریوں کو انجام دیا۔ یہ انہیں کا حق تھا۔ ان کی سب سے بنیادی اہم صفت جو ان کے کردار میں نظر آتی ہے وہ ہے ان کی ہمیشہ مسکراتی ہوئی شخصیت اور ان کی نرم ملائم طبیعت جو ہر ایک کے ساتھ سلوک کرتی نظر آتی ہے۔ دوسرا خاص وصف ان کا انسانی ہمدردی اور خلق تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 12 ستمبر 2008ء میں دو شہادتوں کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔ عبدالمنان صدیقی شہید کے بارے میں بعض مضامین افضل ربوہ میں شائع ہو چکے ہیں اور شہید کی صفات عالیہ اور اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ میں ان حضرات کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔

8 ستمبر 2008ء کو صبح جب اس شہادت کی مجھے خبر ملی اسی وقت میں نے میر پور خاص فون کیا کیونکہ یہ خبر میرے لئے ناقابل قبول تھی جب ادھر سے اس خبر

کی تصدیق ہو گئی تو بڑی دیر تک میں سکتے کی حالت میں چلا گیا۔ یہ اطلاع بھی موصول ہوئی کہ شہید کا جسد خاکی ہسپتال سے گھر لے جایا گیا اس وقت گھر پر کوئی تین ہزار سے زائد اشک بار آنکھوں اور غم زدہ دلوں کے ساتھ اپنے محسن اور پیارے کے دیدار کو حاضر ہوئے تھے۔ میر پور خاص کے اکثر بڑے زمینداروں، پولیس کے افسران بالا اور وہاں کے رہائشیوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ اس کے علاوہ مقامی سیاستدان اور اخباری رپورٹرز بھی آئے ہوئے تھے۔ سندھ کے ایک اخبار کاوش نے سندھی میں اچھی خبر کے ساتھ شہید کی تصویر بھی دی تھی۔ بہر حال ہم تو خدا اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق انسا للہ کہتے ہیں۔ اے جانے والے تُو تو خدا کی گود میں چلا گیا۔ خدا نے اپنے فرشتوں کے جلو میں تیرا استقبال کیا۔ ایسی موت ہر ایک کی قسمت میں کہاں ہے ہاں صرف ان کے نصیب میں ہوتی ہے جن کو خدا چن لیا کرتا ہے۔ تو نے موت کے پیالے کو خدا کی رضا کے حصول کے لئے نہایت دلیری اور بشاشت قلبی سے نوش کیا اور اپنی زندگی کو جو ایک بھاری امانت ہوتی ہے نہایت جانفشانی سے اس کی حفاظت کی اور اس مقصد عالیہ کو پالیا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کے لئے مقرر فرمایا ہے۔

اے جانے والے جو درس تو نے اپنی زندگی سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی احسن رنگ میں ادا کیے کا دیا ہے۔ وہ قابل ستائش ہے۔ تیری کن کن خوبیوں اور صفات کو بیان کیا جائے تیرے غم نے نڈھال کر دیا ہے مگر ہم اپنے آسمانی آقا سے پُر امید ہیں کہ وہی تمام افراد خاندان کو صبر اور استقامت عطا فرمائے گا اور اس میں اس یقین پر قائم ہوں کہ مولا کریم اپنے ان بندوں کے لواحقین کا ہر آن حافظ ناصر ہوتا ہے جو اس کی راہ میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرتے ہیں۔ اے جانے والے تیری قربانیوں کو جو تو نے اللہ کی راہ میں کی وہ قبول ہوئیں اور اس کا صلہ آپ کے اہل و عیال کو تاقیامت ملتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بچوں میں نمک کی زیادتی

اور دل کی بیماریاں

بچوں میں نمک کا زیادہ استعمال ان کو آنے والی زندگی میں دل کی بیماری میں مبتلا کر سکتا ہے۔ تحقیق سے یہ ثابت ہوا ہے کہ بچوں میں بلند فشار خون یعنی ہائی بلڈ پریشر ان کی ابتدائی زندگی سے لے کر عمر رسیدہ ہونے تک پروان چڑھتا رہتا ہے اور ان میں دل کی بیماری کے امکان کو بڑھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بچوں بشمول واقفین نو بچوں کو لمبی صحت والی فعال زندگی عطا فرمائے اور ان کو خدمت دین اور خدمت خلق کرنے کی بھرپور توفیق دے اور ہمیں بھی اپنی نئی نسل کی صحیح معنوں میں تربیت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

محترم سیٹھ محمد یوسف صاحب کی مہمان نوازی

محترم سیٹھ محمد یوسف صاحب امیر ضلع نوابشاہ سے میرا تعلق 1990ء سے تھا جب خاکسار اپنی سروس کے سلسلہ میں نوابشاہ آیا اور پھر یہ تعلق گہرا ہوتے ہوئے محبت کا رنگ اختیار کر گیا۔ آپ ہر وقت سلسلہ کے کاموں میں مصروف رہا کرتے تھے اور مختلف طریق اختیار کر کے نوجوانوں کی تربیت کرتے رہتے تھے۔ آپ بیٹھار خویہوں کے مالک تھے جن میں سب سے نمایاں خوبی مہمان نوازی اور واقفین سلسلہ کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آنا اور عزت و تکریم ہے۔ آپ کی مہمان نوازی کا ایک واقعہ میں زندگی بھر نہیں بھول سکتا۔

ایک دفعہ ایک مرکزی میٹنگ تھی جس میں تین اضلاع کی عاملہ کے ممبران نے شامل ہونا تھا اور میزبانی نوابشاہ ضلع کی تھی اور مرکز سے بھی مہمانوں نے آنا تھا۔ ساری عاملہ نے کہا کہ اس دفعہ پر تکلف کھانا نہیں ہوگا سادہ کھانا ہو۔ محترم امیر صاحب نے کہا کہ کیا ہونا چاہئے دیکھو حضرت مسیح موعود کے مہمانوں نے آنا ہے شایان شان انتظام ہو۔ سب کہنے لگے کہ دال ہونی چاہئے۔ سب کے اصرار پر مان گئے جس دن پروگرام تھا اس سے پہلی رات چونکہ میں نگران تھا مجھے فون کیا کہ طارق صاحب کل کیا کھلا رہے ہو میں نے کہا کہ دال، کہنے لگے کتنی دال پکا رہے ہو میں نے کہا امیر صاحب پانچ کلو، کہنے لگے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ دال چار کلو کر لو اور 2 کلو گوشت ڈال دو۔ اس سے ذائقہ اچھا نہیں ہو جائے گا میں نے کہا امیر صاحب اچھا ہو جائے گا۔ تھوڑی دیر بعد پھر فون کیا کہ کل کیا کھلا رہے ہو میں نے کہا چار کلو دال میں دو کلو گوشت کہنے لگے تو ازن کچھ ٹھیک نہیں دال تین کلو کر لو اور گوشت بھی تین کلو کم از کم برابر تو ہوں میں نے کہا ٹھیک ہے۔ تھوڑی دیر بعد پھر فون اور پھر وہی سوال آہستہ آہستہ دال کم کرتے گئے اور گوشت بڑھاتے گئے حتیٰ کہ دال غائب ہو گئی اور دال کی جگہ گوشت نے لی اور اس کے بعد رات ایک بجے کے قریب مطمئن ہو کے سوئے۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ چند دن پہلے کا ہے۔ مرکز نے میر پور خاص کے ایک دوست جناب غلام محمد صاحب ایڈووکیٹ کو کسی فیصلہ کے لئے نوابشاہ میں مقرر فرمایا اور محترم غلام محمد صاحب نے امیر صاحب کو اپنے آنے کی اطلاع دی۔ پریشان ہو گئے، مجھے فون کیا میں گیا کہنے لگے کہ مرکز کے مقرر کئے ہوئے مہمان نے آنا ہے اسے رہنے میں کھانے پینے میں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو بار بار مجھ سے اس بارہ میں اظہار کرتے اور جب تک ہر طرح کی تسلی نہ ہوگی بے چین رہے۔ گیسٹ ہاؤس کو رنگ کر دیا وہاں بیٹ لگوا دیا اور کارپٹ کا انتظام کیا اور نئے بستروں کا انتظام اپنے گھر سے کیا اور

جب وہ یہاں آئے تو جتنے دن وہ یہاں رہے زیادہ وقت ان کے ساتھ رہے تاکہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو اور وہ مرکز سے آئے ہوئے ہر مہمان کے ساتھ اسی طرح سے پیش آتے تھے۔ دل کے شدید مریض ہونے کے باوجود سلسلہ سے آئے ہوئے مہمانوں کا خود خیال رکھتے تھے۔

محترم امیر صاحب واقفین زندگی کا بے حد احترام کیا کرتے تھے۔ بیٹھار دفعہ خاکسار کو امیر صاحب اور مر بیان سلسلہ کے ساتھ جماعتی دوروں پر جانے کا اتفاق ہوا۔ ہمیشہ اصرار کر کے مجھے کہتے کہ فرنٹ سیٹ پر مر بی صاحب کو بٹھایا کرو اور خود گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھئے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ خود آگے بیٹھے ہوں اور واقفین زندگی میں سے کوئی پیچھے بیٹھا ہو۔

طبیعت بے حد سادہ اور انکساری سے بھرپور تھی۔ مرکز سے جو بھی مہمان آتا ہمیشہ اس کے آرام کا خود خیال رکھتے۔ اچھے سے اچھے ہوٹل میں کھانے کا انتظام کرتے اور جب تک وہ سونے کے لئے نہ لیٹ جاتا اس کے پاس سے نہ جاتے اور جس دن اس کی واپسی کے لئے روانگی ہوتی سٹیشن تک اسے خود چھوڑنے جاتے اور جب تک گاڑی روانہ نہ ہو جاتی سٹیشن پر موجود رہتے۔

طبیعت میں بے حد جھجک تھی۔ اکثر جماعتی کاموں کے سلسلہ میں بزرگوں سے ٹیلیفون ملا کر مجھے کہتے کہ تم بات کرو۔ اس طرح ساتھ ساتھ میری تربیت بھی کرتے رہے۔

آپ گویا یادہ تعلیم یافتہ نہ تھے لیکن ادب سے بے حد لگاؤ تھا۔ درنیشن، درعدن، کلام محمود، کلام طاہر اور سلسلہ کے اور دوسرے شعراء کے بیٹھار اشعار آپ کو زبانی یاد تھے اور مختلف مواقع پر بر محل استعمال بھی کیا کرتے تھے۔ اسی طرح آپ کو کتب بینی کا بے حد شوق تھا اور بہت ساری قیمتی کتب آپ کی ذاتی لائبریری میں موجود ہیں۔ آپ شعر بھی کہا کرتے تھے اور کبھی کبھی چند دوستوں کو سنا بھی کرتے تھے۔ آپ کی یادداشت بلا کی تھی۔ جماعتی حوالے سے یا ملکی یا دنیا کے حوالے سے ہر اہم واقعہ آپ کو دن تاریخ اور سن کی نسبت سے یاد تھا۔

مثلاً مجھے ایک دفعہ بتایا کہ سلسلہ کے ایک بزرگ نے فلاں دن فلاں تاریخ فلاں سن کو مجھ سے وقف زندگی کی درخواست پر بحیثیت صدر جماعت دستخط کروائے تھے۔

آپ کی سب سے بڑی خوبی واقفین سلسلہ کی عزت و تکریم اور خاندان حضرت مسیح موعود سے والہانہ لگاؤ تھی۔ ایک دفعہ آپ نے مجھے بتایا کہ ایک جلسہ یا اجتماع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (جو اس وقت خلیفہ نہیں بنے تھے) حرم آباد باندھی ضلع نوابشاہ تشریف

لائے۔ جلسہ ختم ہونے پر حضور انور جو مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے تشریف لائے تھے تشریف لے جانے لگے اور میں بحیثیت قائد علاقہ روہڑی تک ٹرین میں ساتھ گیا راستے میں ٹرین میں حضور انور نے کھانا تناول فرمایا اور وہیں ہاتھ مبارک دھوئے میں نے جلدی سے اپنا نیا رومال ہاتھ پونچھے کے لئے پیش کیا آپ نے اس سے ہاتھ صاف کئے اور مجھے واپس کر دیا۔ میں نے جلدی سے ایک طرف جا کر جتنا رومال گیلیا ہوا تھا اس پر مار کر سے نشان لگا دیئے اور ایک کونے میں تاریخ بھی لکھ دی۔ پھر امیر صاحب نے مجھے اور چند دوسرے دوستوں کو ایک دوسرے وہ رومال دکھایا بھی۔ یہ وہ عشق کا نمونہ ہے جو آپ کو حضرت مسیح موعود کے خاندان سے تھا اور یہی محبت و واقفین سلسلہ اور احمدی کے لئے ان کے دل میں تھی۔ آپ بیٹھار خویہوں کے مالک تھے اکثر مجھ سے مختلف شہداء کا ذکر کیا کرتے تھے جن میں ماسٹر نذیر احمد بگھیو شہید اور محترم ڈاکٹر عبدالقدوس شہید کا اکثر ذکر کرتے تھے کہ دیکھو کیسے کیسے بے ضرر قسم کے لوگوں کو شہید کر دیا۔

میں جب قائد ضلع تھا تو آپ اکثر خدام کے ساتھ ڈیوٹی پر کھڑے ہو جاتے حالات خراب تھے حکم تھا کہ امیر صاحب کا خاص خیال رکھیں میں امیر صاحب سے عرض کرتا کہ آپ باہر نہ کھڑے ہوا کریں۔ کہتے کہ یہاں کے لوگ میری عزت کرتے ہیں میرا خیال ہے یہ میرا لحاظ کریں گے۔ ایک عید کے موقع پر بیت نور نواب شاہ کے باہر خاکسار خدام کو ڈیوٹی کے متعلق ہدایات دے رہا تھا کہ ایک صاحب نے ذرا سخت لہجے میں مجھے کہا کہ ڈیوٹی پر خدام کو کھڑا کر رہے ہو اور انہیں ہتھیار بھی نہیں دے رہے۔ میں خاموش رہا محترم امیر صاحب پاس ہی کھڑے تھے کہنے لگے کہ ہاں ہم نے ہتھیار دیئے ہوئے ہیں۔ آپ بے فکر ہو کر اطمینان سے جا کر عید کی نماز پڑھیں۔ وہ صاحب کہنے لگے کہ کہاں ہیں ہتھیار تو بے ساختہ امیر صاحب نے کہا کہ ہم نے دعاؤں کے ہتھیار دیئے ہیں، آپ اطمینان رکھیں۔

ایک دفعہ خادم بیت نے آپ سے سخت بدتمیزی سے بات کی۔ خاکسار اپنے خدام کے ساتھ ڈیوٹی پر موجود تھا جب وہ گالیوں پر اتر آیا تو مجھ سے رہا نہ گیا میں نے خدام کو کہا کہ اس کو باہر نکال دو۔ آپ نے ہمیں ایسا کرنے سے منع کر دیا۔ جب عاملہ کے سامنے معاملہ پیش ہوا تو اس خادم کو بیت کی خدمت سے فارغ کر دیا گیا۔ محترم نے تین چار دن کے بعد مجھے فون کیا میں گیا تو وہ کہنے لگے کہ وہ خادم بہت غریب آدمی ہے پتہ نہیں اس کے بچوں نے کچھ کھایا بھی ہوگا کہ نہیں اور پھر اپنی جب سے ایک مقبول رقم اس کے لئے بھجوائی اور پھر چند دن کے بعد اس کو بحال بھی کر دیا۔

آپ کی ایک اور بڑی خوبی ”بیوت“ کی تعمیر کا بے پناہ شوق تھا۔ نوابشاہ ضلع کی تمام بیوت اور جماعتی سنٹرز اور مر بی ہاؤس اور گیسٹ ہاؤس آپ کی ذاتی نگرانی اور شوق کی وجہ سے پایہ تکمیل تک پہنچے۔ اس

سلسلہ میں ایک واقعہ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ ہمارے پیارے موجودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جب ناظر اعلیٰ تھے ایک دن باندھی ضلع نوابشاہ تشریف لائے اور بیت کا معائنہ فرمایا۔ جناب فاتح احمد ڈاہری صاحب انچارج انڈیا ڈسٹریکٹ لندن بھی ساتھ تھے۔ باندھی کی بیت کے لئے جناب فاتح ڈاہری صاحب کے والد صاحب محترم عبداللہ ڈاہری صاحب مرحوم نے زمین بھی تحفہً انجمن کو دی تھی اور بیت بھی تعمیر کروا کے دی تھی۔ حضور انور نے محترم امیر صاحب سے فرمایا کہ بیت خستہ حالت میں ہے اس کی موجودہ حالت میں ہی رکھ کر تعمیر کریں اور مجھے رپورٹ کریں اور یہ کام جلد ہونا چاہئے۔ یہ فرمان سن کر بہت پریشان ہو گئے اور ضلع کے بہت سارے بزرگوں کو دعا کے لئے کہا۔ مجھے کہنے لگے کہ حکم ہے کہ جلد تعمیر ہو تو کتنی جلدی ہم اس کو تعمیر کر سکتے ہیں میں نے کہا چار ماہ تو لگیں گے کہنے لگے کہ کراچی سے کسی آرکیٹیکٹ اور سول انجینئر کو بلاؤ ہم نے کراچی رابطہ کیا وہاں سے ماہر آئے انہوں نے کم از کم مدت 6 ماہ بتائی مطمئن نہ ہوئے اس دوران وہاں کے حالات بھی خراب ہو گئے۔ آپ نے اپنی حکمت سے مرکز سے اجازت لے کر رات دن خود نگرانی کر کے محض ڈیڑھ ماہ کے قلیل عرصہ میں ایک وسیع ہال اور مر بی ہاؤس بھی تعمیر کر دیا اور مرکز کو رپورٹ بھی بھجوا دی۔ یہ ہال باندھی اور اس کے گرد و نواح کی تمام جماعتوں کی ضروریات پوری کر رہا ہے۔ الحمد للہ

نواب شاہ کا محمود ہال، احمدیہ قبرستان ایک وسیع قطعہ اراضی واقع کیمپ نمبر 2 پورے علاقہ سندھ میں سب سے بڑا ہال ایوان طاہر، سکر کنڈ میں احمدیہ بیت الذکر، دوڑ میں ایک قطعہ اراضی بغرض سنٹر باندھی میں ایک بہت بڑا ہال اور مر بی ہاؤس باندھی میں ہے ایک وسیع اراضی بغرض سنٹر اور نوابشاہ میں ایک مر بی ہاؤس کی تعمیر آپ کی ذاتی کوششوں اور محنت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

شہادت سے چند دن پیشتر مجھے فون کیا اور پڑوس کے ضلع کے امیر کے بارہ میں فرمایا کہ وہ تمہارے دوست ہیں ان کو سمجھاؤ کہ اپنی حفاظت کا خاص خیال رکھا کریں اور شہادت والے دن بھی ان کے لئے فکر مند تھے۔

محترم امیر صاحب ضلع میر پور خاص کی شہادت کی خبر میں نے فون پر ان کے بیٹے محترم جناب محمد ادریس صاحب کو دی۔ تھوڑی دیر بعد ان کا فون آ گیا۔ میں چونکہ ربوہ میں آیا ہوا تھا جس دن محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کا جسد خاکی ربوہ لایا جا رہا تھا۔ بار بار مجھے فون کر رہے تھے اور در یافت کر رہے تھے کہ جنازہ ربوہ پہنچ گیا کہ نہیں۔ جب جنازہ ربوہ پہنچ گیا اور میں نے فون کر کے بتایا کہ جنازہ کا قافلہ پہنچ گیا ہے۔ مجھ سے پوچھا کہ نماز جنازہ کتنے بجے ہے۔ میں نے کہا کہ عصر کی نماز کے بعد بیت مبارک میں کہنے لگے کہ تم جاؤ گے۔ میں نے کہا جی کہتے اچھا تم (باقی صفحہ 4 پر)

حاصل مطالعہ

دانثوروں اور تجزیہ نگاروں کی آراء

فاتح چھمب جنرل اختر ملک کوز بردست خراج تحسین

عسکری تجزیہ نگار معین باری کا ایک تفصیلی مضمون جنرل بیگی خان کے لئے عنوان سے نوائے وقت میں شائع ہوا ہے۔ اس میں سے ایک اہم اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔

”جنرل بیگی خان کا جنرل کی حیثیت سے کوئی کارنامہ قابل تعریف نہیں۔ سوائے اس کے کہ فیلڈ مارشل کے حکم پر انہوں نے اسلام آباد کے شہر کی منصوبہ بندی کی تھی۔ جب 12 ڈویژن جنرل اختر ملک کی کمان میں پیش قدمی کر رہی تھی اور اکھنور کی فتح یقینی تھی عین اس وقت صدر ایوب خان نے ڈویژن کی کمان جنرل بیگی خان کو سونپ دی تاکہ فتح کا سہرا کمانڈر انچیف کے سر پر سجایا جا سکے۔ بیگی خان نے 12 ڈویژن کی پیش قدمی تین دن کے لئے روک دی۔ بہانہ منصوبہ بندی کا بنایا اور بھارتیوں نے اکھنور پر مزید مسلح افواج کے دستے بھیج دیئے۔ اس طرح پاک فوج اکھنور فتح نہ کر سکی“

(نوائے وقت 12 اگست 2008ء)

جنرل اختر ملک کی تیزی سے اکھنور کی طرف پیش قدمی

مضمون نگار معین باری نے اپنے مضمون کے تیسرے کالم میں ایک بھارتی مورخ کا اعتراف حقیقت بھی درج کیا ہے موصوف لکھتے ہیں۔

”بھارتی مورخ لکھتا ہے ”اکھنور کو بچانے میں بھارتی جرنیلوں کا کوئی کمال نہ تھا یہ سب دریائے توی پار کرتے وقت پاکستانی ہائی کمان کی نااہلی تھی جب انہوں نے ندی پار کرتے وقت گھوڑوں کو بدلی کر دیا۔ یعنی جب 12 ڈویژن جنرل اختر ملک کی کمان میں تیزی سے اکھنور کی طرف پیش قدمی کر رہی تھی وہاں جنرل بیگی خان کو مسلط کر دیا اور پیش قدمی رک گئی۔“

12۔ ڈویژن کی پیش قدمی کیوں رک گئی

تجزیہ نگار معین باری ایک حد درجہ افسوسناک حقیقت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”جنرل بیگی کے آتے ہی 12 ڈویژن کی پیش قدمی کیوں رک گئی؟ وہ اس لئے کہ جنرل بیگی اپنے سٹاف کے ساتھ نئی منصوبہ بندی میں مشغول ہو گئے اور شراب کے دور نے زمینی حقائق کو آنکھوں سے اوجھل کر دیا۔ اس فاش جنگی بلنڈر پر بھی بیگی خان کو پاک آرمی کا کمانڈر انچیف بنا دیا گیا۔“

(نوائے وقت 12 اگست 2008ء، ادارتی صفحہ)

وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران کی پنجاب یونیورسٹی کے ساتھ طویل وابستگی ہے۔ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی فزکس ڈیپارٹمنٹ کو 1972ء میں بطور لیکچرار جوائن کیا..... وہ فزکس کی تدریس کے علاوہ تحقیق میں ایک اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ 1986ء میں بہترین تحقیق پر انہیں ڈاکٹر عبدالسلام پرائز 1985ء (میں) نیشنل بک کونسل ایوارڈ اور 1999ء میں صدارتی ایوارڈ برائے حسن کارکردگی سے نوازا گیا..... تحقیقی مقالات کے علاوہ ڈاکٹر مجاہد کامران پانچ کتابوں کے مصنف بھی ہیں..... ڈاکٹر مجاہد کامران عبدالسلام انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس اٹلی کے ساتھ 1984ء میں بطور جونیئر ایسوسی ایٹ 1985-90ء تک ایسوسی ایٹ اور 1991-96ء تک بطور سینئر ایسوسی ایٹ وابستہ رہے۔

(مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 25 فروری 2008ء
تعلیمی ایڈیشن کالم نمبر 1)

نوبیل انعام یافتہ سائنسدانوں میں بھی بلند تر مقام

جنگ سنڈے میگزین میں وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی ڈاکٹر مجاہد کامران کا ایک تفصیلی انٹرویو شائع ہوا ہے۔ جنگ کے ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر مجاہد کامران نے دو تین شخصیتوں کے نام لئے جن سے وہ متاثر ہوئے ہیں۔ ان میں سے ڈاکٹر عبدالسلام کے متعلق انہوں نے وضاحت سے بیان کیا:

”پروفیسر عبدالسلام کا مقام نوبیل انعام یافتہ سائنس دانوں میں بہت بلند ہے۔ ان میں بے پناہ صلاحیتیں تھیں۔ انہیں مشرق و مغرب کی تاریخ پر عبور حاصل تھا وہ ادارہ ساز تھے اور بہت اچھا لکھتے تھے۔ مجھے ڈاکٹر محمد افضل جو وفاقی وزیر تعلیم رہے انہوں نے بتایا تھا کہ جب میان نواز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب تھے، پروفیسر عبدالسلام نے ان سے کہا کہ تم مجاہد کامران کو پنجاب یونیورسٹی کا وائس چانسلر کیوں نہیں بناتے۔“

(جنگ سنڈے میگزین مورخہ 10 فروری 2005ء)

پروفیسر مجاہد کامران نے کہا کہ دو چیزیں ہوتی ہیں ایک سائنسی تصورات کی تخلیق اور پاکستان میں ڈاکٹر عبدالسلام نے سائنسی تصورات کی تخلیق میں بہت بڑا کردار ادا کیا۔ دوسرا یہ کہ طے شدہ سائنسی کلیات اور تصورات کا اطلاق۔ ڈاکٹر قدیر نے یورینیم کی افزودگی کا جو کام کیا ہے وہ بہت بڑا ہے۔“

(نوائے وقت مورخہ 15 اپریل 2008ء)

بیٹھے تھے۔ انکساری ان میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ جہاں تک انہیں یاد تھا، انہوں نے زندگی میں کبھی ایک نماز بھی قضا نہ کی۔ رات کو تہجد کے لئے بھی اٹھتے۔ وہ بڑی سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ جس پتلون کو دن میں پہنتے اسے رات کو نیکے کے نیچے رکھ کر سوتے تاکہ اس کی کریم درست رہے۔ جب پاکستان آتے اپنی پرانی جرابیں اور بنیان ساتھ لے آتے، جو پھینکنے کے قابل ہوتیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ کتھوں تھے۔ وہ سو سے زائد طلباء کو وظائف دیتے، لیکن اس قسم کی باتوں کی کبھی نمائش نہ کرتے۔

کاش قوم کو توفیق ملے!!

مضمون نگار خالد حسن اپنے مضمون کو ان حسرت بھرے اور قابل غور الفاظ پر ختم کرتے ہیں۔

اس قوم کو ابھی یہ توفیق نہیں ملی کہ جو اس کے اصل ہیرو ہیں، ان کا شکر ادا کرے اور ان کی خدمات و احسانات تسلیم کرے۔ کیا اس ملک میں ایسا بھی ممکن ہو گا؟ انسان صرف سوچ ہی سکتا ہے!

(روزنامہ ”آج کل“ لاہور مورخہ 23 اپریل 2008ء)

علمی عروج و زوال

مضمون نگار احسان اللہ بھٹی کا ایک مضمون نوائے وقت میں شائع ہوا ہے۔ متذکرہ مضمون کے آخری پیرا گراف میں صاحب مضمون رقمطراز ہیں۔

موجودہ دور کا جائزہ لیں تو غیر مسلم دنیا کو مسلمانوں پر ہر میدان میں فوقیت حاصل ہے۔ طب، فلسفہ، ریاضی، فزکس، کیمسٹری کے میدانوں میں نوبیل انعام حاصل کرنے والے افراد کا تعلق غیر مسلم دنیا سے ہے 1900ء میں شروع ہونے والے نوبیل انعام میں صرف چند..... سائنسدان یہ انعام حاصل کر سکے ہیں۔ ان میں پاکستانی سائنسدان عبدالسلام کا نام بھی شامل ہے۔ تجرباتی سائنس کی بنیاد رکھنے والے مسلمان آج تحقیق کے میدان میں پیچھے رہ گئے ہیں۔

اب بھی شخصی حکومتوں اور پاروری، سفارش جیسی برائیاں اگر ختم ہو جائیں تو مسلمان دنیا کی کسی بھی تہذیب کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

(نوائے وقت مورخہ 24 مارچ 2008ء، تعلیمی ایڈیشن)

ماہر طبیعات ڈاکٹر مجاہد کامران وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی لاہور کی تعلیمی خصوصیات اور علمی کامیابیوں کے متعلق قلم کار سردر مظهر کا ایک مضمون نوائے وقت میں شائع ہوا ہے۔ آئیے اس کا ایک حصہ پڑھتے ہیں۔ مضمون نگار رقمطراز ہیں۔

”پنجاب یونیورسٹی کے نئے مقرر ہونے والے

پہلی گول میز کانفرنس میں شرکت کرنے والے زعماء

پروفیسر ڈاکٹر پروین خان کا ایک مضمون بعنوان ’سر آغا خان۔ تحریک پاکستان کے روح رواں، نوائے وقت سنڈے میگزین میں شائع ہوا ہے۔ متذکرہ مضمون سے ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر پروین خان پہلی گول میز کانفرنس کے ذکر میں تحریر کرتے ہیں۔

1930ء میں جب پہلی گول میز کانفرنس طلب کی گئی تو مسلم رہنماؤں میں قائد اعظم محمد علی جناح، مولانا محمد علی جوہر، سر محمد شفیع، سر ظفر اللہ خاں، بیگم شاہنواز شامل تھے۔ اس وفد کی سربراہی کا فریضہ سر آغا نے انجام دیا۔

(نوائے وقت سنڈے میگزین 27 جولائی 2008ء، ص 6)

بلا کا حافظہ

سر محمد ظفر اللہ خان کی یادداشت اور واقعات کے بارہ میں صحافی خالد حسن کا ایک دلچسپ اور معلومات افزا مضمون روزنامہ ”آج کل“ میں شائع ہوا ہے۔ آئیے اس سے کچھ اقتباسات پڑھنے کا لطف اٹھاتے ہیں۔

ان کا حافظہ بلا کا تھا..... انہوں نے محض حافظہ کی بنیاد پر اپنی یادگار خودنوشت ”تحدیثِ نعمت“ میں ایسے درجنوں ناموں اور تاریخوں کا ذکر کیا ہے جو گزشتہ صدی کے ابتدائی برسوں کے متعلق ہیں۔ انہوں نے جس تاریخ اور نام کا حوالہ دیا آج تک کوئی اسے غلط ثابت نہ کر سکا۔

گاندھی کے الفاظ من و عن

سنادیں

ایک مرتبہ دہلی میں بھارت کی قانون ساز اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے گاندھی کے ایک قول کا حوالہ دیا جس پر کانگریسی ارکان نے شور مچانا شروع کر دیا کہ یہ الفاظ گاندھی کے نہیں۔ ظفر اللہ نے اپنا بیگ کھولا اور گاندھی کی کتاب سے وہ پیرا گراف پڑھنا شروع کر دیا جس میں وہ الفاظ موجود تھے۔ انہوں نے اپنے حافظے کی مدد سے گاندھی کے کلمات لفظ بلفظ سنائے۔“

سادہ مزاج اور بے ریا انسان

جب ظفر اللہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر بنے تو اپنے ڈرائیور کے ہمراہ ہمیشہ کار کی اگلی نشست پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

﴿مکرم رانا عبدالکلیم خان صاحب کاٹھلوی دارالعلوم شرقی ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔﴾

میری بیٹی مکرمہ شائستہ انجم صاحبہ اہلبیہ مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب ابن مکرم چوہدری منظور خان صاحب آف ڈوگری گھمنان ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 20 اکتوبر 2008ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت وقف نوکی عظیم الشان تحریک میں شامل کرتے ہوئے عطیۃ النور نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرمہ حضرت حاجی عبدالحمید خان صاحب کاٹھلوی رفیق حضرت اقدس مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بامر کرے، ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

ولادت

﴿مکرم احمد خاں صاحب منگلا معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔﴾

میری بیٹی مکرمہ مبارکہ ولایت صاحبہ زوجہ مکرم ولایت خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دو اوقفہ بیٹیوں کے بعد مورخہ 3 ستمبر 2008ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام ماہم خان تجویز ہوا ہے یہ بچی بھی خدا کے فضل سے وقف نوکی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرمہ عبدالقدیر منگلا صاحب مرحوم چک منگلا ضلع سرگودھا کی پوتی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، خادمہ دین بنائے اور والدین کیلئے قرعۃ العین بنائے۔

درخواست دعا

﴿مکرم علیم الدین قمر صاحب دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے عزیزم فصیح الدین احمد کے معدہ میں تکلیف ہے درد بہت شدید ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔﴾

﴿مکرم انور وہاب ملک صاحب کی والدہ محترمہ زین النساء صاحبہ بیمار ہیں اور میوہ ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ دعا جملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔﴾

﴿مکرم رانا منظور احمد صاحب سیکرٹری صنعت و تجارت حلقہ علامہ اقبال ناؤن لاہور کی بیٹی اصغی منظور عمر دو ماہ بیمار ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ دعا جملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔﴾

﴿محترمہ بشری حبیب صاحبہ اہلبیہ مکرم مرزا حبیب اللہ صاحب چنیوٹ گنگارام ہسپتال میں سینے کا آپریشن ہوا ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ دعا جملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔﴾

﴿محترمہ نوبیلہ سرور صاحبہ اہلبیہ مکرم طاہر احمد داؤد صاحب حلقہ علامہ اقبال ناؤن لاہور کا میوہ ہسپتال میں آپریشن ہوا ہے احباب جماعت سے شفاء دعا جملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔﴾

ساختہ احوال

﴿مکرم ماسٹر عبداللطیف اعوان صاحب فیکٹری ایریا اسلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

میرے والد محترم کریم بخش اعوان صاحب بہاولپور ولد حضرت میاں نظام الدین صاحب رنگ پوری رفیق حضرت مسیح موعود 313 بقضائے الہی مورخہ 8 نومبر 2008ء کو طویل علالت کے بعد فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئے ہیں۔ اسی دن ان کی نماز جنازہ بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ماسٹر حفیظ احمد صاحب صدر حلقہ فیکٹری ایریا اسلام ربوہ نے دعا کرائی۔ مرحوم نہایت نیک اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ آپ نے اپنی زندگی میں چار جوان بیٹوں مکرم حمید احمد صاحب، مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب، مکرم سلسلہ (شہید فوجی)، مکرم محمد اقبال صاحب، مکرم عبدالحمید صاحب اور اپنی اہلبیہ کی وفات کا صدمہ نہایت صبر و استقامت سے برداشت کیا۔ آپ نے پسماندگان میں 2 بیٹے مکرم ماسٹر عبدالرشید صاحب بہاولپور، خاکسار، 3 بیٹیاں مکرمہ آمنہ صاحبہ اہلبیہ مکرم مشتاق احمد صاحب کینیڈا، مکرمہ ناصرہ صاحبہ اہلبیہ مکرم غلیل احمد صاحب مرحوم، مکرمہ ساجدہ صاحبہ اہلبیہ مکرم ارشاد احمد ملہی صاحبہ مرحوم سلسلہ امریکہ چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ افضل

﴿مکرم منور احمد جج صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ افضل کو توسیع اشاعت وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع ملتان اور مظفر گڑھ کے دورہ پر بھیجا جا رہا ہے احباب جماعت و اراکین عاملہ کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔﴾

ولادت: 1859ء

حضرت سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی رفیق حضرت مسیح موعود یکے از 313

ان کی قوت بیان دی ہے وہ رسالہ قول الفصل کے دیکھنے سے ظاہر ہوگی۔ میر حامد شاہ کے بشرہ سے علامات صدق و اخلاص و محبت ظاہر ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ (دین) کی تائید میں اپنی نظم و نثر سے عمدہ عمدہ خدمتیں بجلائیں گے۔ ان کا جوش سے بھرا ہوا اخلاص اور ان کی محبت صافی جس حد تک مجھے معلوم ہوتی ہے میں اس کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ مجھے نہایت خوشی ہے کہ وہ میرے پرانے دوست میر حسام الدین صاحب رئیس سیالکوٹ کے خلف رشید ہیں۔

حضرت اقدس نے آپ کا ذکر ازالہ اوہام، آسمانی فیصلہ، آئینہ کمالات اسلام، تحفہ قیصریہ، سراج منیر، کتاب البریہ اور حقیقۃ الوحی اور ملفوظات جلد پنجم میں کئی جگہ پر اپنے تخلصین، جلسہ سالانہ کے شرکاء، چندہ دہندگان، جلسہ ڈائمنڈ جوبلی اور پُر امن جماعت کے ضمن میں فرمایا ہے۔

15 نومبر 1918ء کو آپ حرکت قلب بند ہونے سے انتقال فرما گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً 60 سال تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت پر جنازہ سیالکوٹ سے قادیان لایا گیا اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔

آپ کے سات بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔ آپ کے بیٹے حضرت میر عبدالسلام صاحب (سابق امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ) کی بیٹی تنویر الاسلام محترمہ صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب (ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) کے عقد میں آئیں۔ حضرت میر عبدالسلام صاحب لندن میں مدفون ہیں۔

درخواست دعا

﴿مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وراثت صاحب مینیجر ضیاء الاسلام پریس ربوہ تحریر کرتے ہیں۔﴾

مکرم چوہدری عبدالسمیع صاحب ابن مکرم چوہدری نعمت علی صاحب لیہ حال لندن گرووں کی تکلیف میں مبتلا ہیں لندن کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل شفایابی عطا فرمائے اور صحت کاملہ دعا جملہ عطا فرمائے۔ آمین

بیعت: 29 دسمبر 1890ء

وفات: 15 نومبر 1918ء

حضرت سید میر حامد شاہ کے والد حضرت حکیم میر حسام الدین تھے۔ شمس العلماء سید میر حسن انہی کے بھائی تھے جو شاعر مشرق علامہ سر محمد اقبال کے استاد تھے۔ آپ کے دادا کا نام میر فیض (1795ء-1857ء) اور پردادا میر ظہور اللہ تھے۔ جب حضرت اقدس 1904ء میں سیالکوٹ تشریف لائے تو انہی کے مکان پر فروکش ہوئے۔ 1877ء میں آپ نے سکچ مشن ہائی سکول سیالکوٹ سے مڈل کا امتحان پاس کیا اور ڈی سی آفس میں ملازم ہو گئے۔ جنوں کی کچہری میں بھی ملازمت کی۔

آپ نے ابتداء ہی میں حضرت اقدس مسیح موعود کی بیعت کی تھی۔ رجسٹر بیعت کے مطابق آپ کی بیعت کا نمبر 213 ہے۔ آپ کی اہلبیہ حضرت فیروزہ بیگم صاحبہ کی بیعت 7 فروری 1892ء کی ہے۔ بیعت کا نمبر 246 ہے۔

آپ نظم و نثر اور تقریر میں کمال رکھتے تھے۔ آپ نے ہی علامہ سر محمد اقبال مرحوم کو طالب علمی کے دوران احمدیت کا پیغام پہنچایا اور اس کا اظہار ایک منظوم کلام میں فرمایا۔ سیالکوٹ کے مشاعروں میں اپنے حسن کلام کی بدولت معروف تھے۔

شمس العلماء سید میر حسن مرحوم حضرت میر صاحب کی پرہیز گاری اور تقویٰ کے معترف تھے۔ آپ کی کتاب (1) لیکچر سیالکوٹ (2) القول الفصل و ماہو بالہزل (3) جنگ مقدس کا نوٹو (4) الجواب (5) مسدس مسکئی بہ اتحاق حق (6) واقعات ناگزیر (7) سخن معقول (8) دعوت دہلی (9) کلام حامد (10) رباعیات حامد (11) جام عرفان (12) گلزار احمد۔ کتاب القول الفصل کو حضرت چوہدری محمد بخش صاحب، حضرت خلیفۃ نور الدین اور حضرت حکیم فضل الدین نے مفت تقسیم کیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود آپ کے متعلق ازالہ اوہام میں تحریر فرماتے ہیں:-

”سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی۔ یہ سید صاحب محبت صادق اور اس عاجز کے ایک نہایت مخلص دوست کے بیٹے ہیں۔ جس قدر خدا تعالیٰ نے شعر اور سخن میں

کامیاب علاج - ہمدردانہ مشورہ

دوا تدبیر ہے۔ اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔

نو جوانوں کے۔ امراض و نفسیاتی بیماریاں

عورتوں کی مرض انٹرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا

بچے اور اولاد مردوں اور عورتوں کا گامیاب علاج

دنیا نے طب کی خدمات کے 5۴ سال

حکیم میاں محمد رفیع ناصر

مطب ناصر و خانہ رنر، گول بازار ربوہ 6212434

047-6211434

6212434

Fax: 6213966

خبریں

ملکی اخبارات
میں سے

ربوہ میں طلوع وغروب 15 نومبر
طلوع فجر 5:10
طلوع آفتاب 6:34
زوال آفتاب 11:53
غروب آفتاب 5:12

مطابق ترقیاتی بینک کی طرف سے ادا کی جانے والی رقم مالی امداد کا پہلا حصہ ہے اور آئندہ چند روز میں مزید فنڈز پاکستان کو فراہم کئے جائیں گے تاکہ ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں ہونے والی کمی کو پورا کیا جاسکے۔
27 دسمبر 2008ء کو قومی تعطیل کا اعلان

اقتدار کے فارمولے پر عملدرآمد کا اصولی فیصلہ کر لیا گیا جس کے تحت مسلم لیگ (ن) کو کابینہ میں 60 فیصد اور پیپلز پارٹی کو 40 فیصد حصہ دیا جائے گا۔ کابینہ میں (ن) لیگ کے وزراء 22 جبکہ پیپلز پارٹی کے 13 وزراء ہوں گے۔ سینیٹنگ کمیٹیوں میں بھی یہی اصول کارفرما ہوگا۔

گیس نرخوں میں 40 فیصد اضافے کی تجویز سوئی ناردرن گیس کمپنی کی طرف سے گیس نرخوں میں 40 فیصد سے زائد اضافے کی درخواست پر اور گرانے فریقین کے دلائل سننے کے بعد سماعت مکمل کر کے فیصلہ محفوظ کر لیا۔

اسلامی بینک نے پاکستان کو 20 کروڑ ڈالر کی امداد دے دی اسلامی ترقیاتی بینک کی طرف سے پاکستان کو فوری طور پر 20 کروڑ ڈالر کی امداد فراہم کر دی گئی۔ وزارت خزانہ کے ذرائع کے

پشاور میں ایرانی کمرشل اتاشی اغوا، پشاور کے علاقے حیات آباد سے نامعلوم افراد نے ایرانی توئیل خانے کے کمرشل اتاشی حشمت اللہ اطہر زاہد کو ان کے ڈرائیور سمیت گاڑی روک کر گن پوائنٹ پر اغوا کر لیا جبکہ مزاحمت کرنے والے پر ان کے پولیس گارڈوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ افغان توئیل جنرل بھی اسی علاقے سے اغوا ہوئے تھے۔ ایرانی دفتر خارجہ نے امید ظاہر کی ہے کہ پاکستانی حکام اس دہشت گردانہ عمل پر سنجیدہ کارروائی کریں گے۔

حکومت بجلی پر 30 جون تک 77 ارب روپے کی سبسڈی دی گی وزارت پانی و بجلی نے بجلی کے ٹریف پر نظر ثانی کا کام مکمل کر لیا ہے اور نئی قیمتوں کا باضابطہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔ نوٹیفکیشن کے مطابق ریلیف ٹیکہ مجموعی طور پر 40 ارب روپے کا ہے۔ پیکو نے ستمبر کی جو بلنگ کی تھی اس میں 31 ارب روپے، کے ای ایس سی نے اکتوبر کی جو بلنگ کی ہے اس میں 9 ارب روپے کی کمی واقع ہوگی۔ 40 ارب روپے کی اس تخفیف کے علاوہ حکومت موجودہ مالی سال کے دوران 77 ارب روپے کی سبسڈی فراہم کرے گی۔ ٹیکہ میں سب سے بڑا فائدہ گھریلو صارفین کو سلیب سسٹم میں دیا گیا ہے جسے پہلے ختم کر دیا گیا تھا۔

اوگرا کی طرف سے پٹرول اور ڈیزل سستا کرنے کی تجویز اوگرا نے پٹرول کی قیمت میں 5 سے 7 روپے اور ڈیزل کی قیمت میں 3 سے 5 روپے فی لیٹر کی تجویز کی سمری وزارت خزانہ کو بھجوا دی۔

قبائلی علاقوں میں امریکی حملے روکنے کیلئے جو کچھ ممکن ہوا کریں گے پاکستان نے کہا ہے کہ قبائلی علاقوں میں امریکی میزائل حملے عالمی قوانین کی خلاف ورزی ہیں اور حکومت نے ان حملوں کو روکنے کے لئے جو کچھ ممکن ہوا کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔ معاملے کے حل کیلئے متعدد سطحوں پر کام کیا جا رہا ہے۔

جرمنی پاکستان کو ترقیاتی کاموں کیلئے 11 کروڑ یورو فراہم کریگا جرمنی اور پاکستان نے مختلف ترقیاتی کاموں کیلئے تقریباً 11 کروڑ یورو فراہم کرنے اور دو کروڑ ڈالر کا قرضہ معاف کرنے کے معاہدوں پر دستخط کر دیئے ہیں۔ معاہدوں پر دستخط برلن میں جرمن اور پاکستانی وفد کے درمیان مذاکرات میں کئے گئے۔

پنجاب شرکت اقتدار فارمولا پر عملدرآمد کا فیصلہ کر لیا گیا مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی کے درمیان ہونے والے مذاکرات میں شرکت

❖ **الکسیس بلڈ پریشر** ❖
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
فی ڈوزی - 30 روپے بیسی - 90 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: 047-6212434, Fax: 6213966

ربوہ آئی کلینک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

Ph: 6212868
Res: 6212867
خاص سونے کے زیورات
Mob: 0333-6706870
میاں مظہر احمد
میاں مظہر احمد
حسن مارکیٹ
افغانی روڈ ربوہ

سلطان آٹو سپیر پارٹس + لقمان آٹو رکشاپ
429D پاک بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
042-8413804-0333-4232956
0333-4100733

خان نیم پلیٹس
ڈیزائننگ، معیاری سکریں پرنٹنگ، اسکرز، شیلڈز
If you are looking for something different then please call us
5150862-5123862: فون نمبر: 0333-4232956
0321-8406577: موبائل: knp_pk@yahoo.com

مکان برائے فروخت
پختہ مکان برقی ایک کنال برلب مین روڈ واقع دارالرحمت وسطی ربوہ برائے فروخت ہے مکان میں پانی سوئی گیس و بجلی کا کنکشن موجود ہے۔
صرف خواہشمند موبائل نمبر: 0333-5272368
برائے رابطہ کر سکتے ہیں
ذیل حضرات سے معذرت

FD-10

LEARN
German
By
German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

COMBINED FABRICS LIMITED



MANUFACTURERS & EXPORTERS OF
QUALITY KNITTED GARMENTS
ATTA BUKSH ROAD (OFF BANK STOP)
17KM-FEROZEPUR ROAD, LAHORE
PAKISTAN

TEL: 92-42-111-111-116 FAX: 92-42-582-0112

Email: info@combinedfabrics.com

Web: www.combinedfabrics.com